Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فن ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

روزجمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ صفر ۱۳۹۳ھ ۵ شہادت ۱۳۵۲ھش ۵ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیقی فطرت رکھنے والے لوگ نشان یا معجزہ طلب کرنے کو ہتک شان سمجھتے ہیں

اصل چیز جو ہر وقت پیش نظر رہنی چاہیے حسن انجام کی ضرورت ہے

حضورؑ کی مجلس میں ذکر آیا کہ بعض لوگ بیعت کے خطوط بھیجتے ہیں تو ان میں درج ہوتا ہے کہ ہمارا فلاں کام ہو جاوے یا اس قدر روپیہ مل جاوے تو بیعت کریں گے۔ اس پر فرمایا:۔

"ایسی شرائط والے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدیقی فطرت والے تو کسی نشان یا معجزہ کا طلب کرنا اپنی ہتک شان سمجھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کونسے نشان دیکھے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ عرب کی موجودہ حالت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی مصلح آوے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تو آپ کے اخلاق اور آپ کی راستبازی ہی ایک عظیم الشان معجزہ اُن کے واسطے ہوگئی۔ اور انہوں نے دعویٰ کے سنتے ہی قبول کر لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے کسی نشان کی حاجت نہیں ہوئی۔ جو لوگ اس قسم کے شرائط پیش کرتے ہیں کہ اس قدر آمدنی ہو جاوے تو ایمان لائیں گے، وہ گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لا کر اللہ تعالیٰ پر یا اُس کے رسولؐ پر احسان کرتے ہیں۔ وہ احمق نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو اُن کی پرواہ کیا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہدایت کی راہ ان کو بتائی اور اپنے مامور کو ہدایت کے واسطے بھیجا۔ . . . .

ہر شخص اس امر کا محتاج ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو، اور وہ اطمینان کے ساتھ اس دُنیا سے جاوے۔ جب اس امر کی ضرورت ہے تو یہ شرط کیسی بیہودہ اور فضول ہے کہ وہ کام ہو یا اس قدر آمدنی ہو تو بیعت کروں گا۔ ضرورت جو ہر وقت مدنظر ہونی چاہیئے وہ تو حسن انجام کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰۹، ۴۱۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں، کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل صحت عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

آمین

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

(۱) نئے رپورٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو نہ ملے ہوں تو دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔

(۲) ماہوار رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ بھجوائیے۔

(۳) اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ مرکزی ہدایات کی تعمیل ہو رہی ہے یا نہیں۔

(قائد عمومی)

اعلان تعطیل

مجلس مشاورت کی تعطیلات کے سلسلے میں دفتر الفضل میں ایک دن یعنی ۵ اپریل کو تعطیل ہوگی جس کی وجہ سے ۶ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(منیجر الفضل)

احمدی ڈاکٹر خدمت اسلام کیلئے اپنے آپکو پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:۔

"پس اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اس واسطے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں اُن کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کریں۔ . . . . بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر فریشن مرجن ہوں یعنی نسخے لکھنے کے علاوہ اپریشن کرنا بھی جانتے ہوں۔ جو خالی فریشن ہوں یا خالی سرجن ہوں وہ بھی اپنے نام پیش کر دیں پھر ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔"

احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے کوائف مع تین فوٹو و ڈگری کی فوٹو سٹیٹ نقول فوراً ہی بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ر ماہ شہادت ۱۳۵۲ھش

بیعت کی غرض اور قیامِ جماعت کا اصل مقصد

اللہ تعالیٰ نے جب چودھویں صدی کے سر پر اسلام کو از سرِ نو دُنیا میں سربلند اور غالب کرنے کی غرض سے اپنے وعدہ کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا میں ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے ماتحت ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلۂ بیعت کا آغاز فرما کر متقی اور پاکباز انسانوں کی ایک جماعت قائم فرمائی جنہوں نے اسلامی کاموں کو انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کا عہد باندھا۔ اس سلسلہ میں آپؑ نے بیعت کی جو غرض بیان فرمائی اور قیامِ جماعت کے جس مقصد کو بالوضاحت ذہن نشین کرایا اُس غرض اور اُس مقصد کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے کامیاب ہونے کے ضمن میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم اس آسمانی مہم میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے بیعت کی غرض اور قیامِ جماعت کے مقصد کو بہر طور پورا کرنا ضروری ہے۔ یہ غرض اور یہ مقصد دراصل دو بنیادی اوصاف کے آئینہ دار ہیں اور یہ امر از بس ضروری اور ناگزیر ہے کہ ہر فرد جماعت ان ہر دو اوصاف سے پوری طرح متصف ہو۔ فی الوقت ان دو بنیادی اوصاف پر روشنی ڈالنا اور ان کی اہمیت واضح کرنا ہمارے مدِّنظر ہے۔

ان دو اوصاف میں سے پہلا وصف محبتِ الٰہی ہے اور دوسرا وصف ہمدردیٔ نوعِ انسان۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ تا ہر بیعت کنندہ آپ سے تعلق پکڑنے کے بعد آپ کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت محبت الٰہی کے وصف سے متصف ہو۔ اسی طرح قیامِ جماعت کا مقصد آپؑ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جملہ بیعت کنندگان میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ اس حد تک ترقی کرے کہ وہ ان کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جہاں تک بیعت کی غرض کا تعلق ہے حضور علیہ السلام نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجبِ معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں پاوے جس سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۷)

بیعت کی یہ غرض محبتِ الٰہی کے وصف پر دلالت کرتی ہے اور یہ وصف انسان میں پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مامور من اللہ اور اُس کے خلفاء کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے ان سے محبت و عقیدت کا رشتہ استوار نہ کرے اور اس طرح ان کی کامل اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ رکھے اور ان سے وہ علوم اور معارف اور برکات حاصل نہ کرے جن سے اس کا ایمان قوی ہو معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ الغرض بیعت کی غرض محبتِ الٰہی ہے اور ہر بیعت کنندہ کا محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح جہاں تک قیامِ جماعت کے مقصد یعنی ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمیٔ طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ بہرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ جہاں بیعت سے مراد یہ ہے کہ بیعت کنندہ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کی قوتِ قدسی سے فیضیاب ہو کر بالکل پاک اور صاف اور کھرا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی کامل عبودیت اختیار کر کے محبتِ الٰہی میں ترقی کرے وہاں جملہ بیعت کنندگان کو باقاعدہ ایک جماعت کی شکل میں منظم کرنے سے غرض یہ ہے کہ بیعت کنندگان محبتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ ہمدردیٔ بندگانِ خدا میں اس حد تک ترقی کریں کہ وہ صرف اپنی نجات پر ہی اکتفا کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے پاک نمونے اور خدمت و اصلاحِ خلق کی اجتماعی جدوجہد کے ذریعہ کُل جہان کی نجات کا وسیلہ ٹھہریں۔ پس اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی اور اصلاحِ خلق کی منظم جدوجہد علی الترتیب بیعت اور قیامِ جماعت کے اصل مقاصد ہیں۔ یہ مقاصد پورے نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ ہم محبتِ الٰہی کی تڑپ اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا جوش اپنے اندر پیدا نہ کریں۔ اس لحاظ سے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جن سے متصف ہوئے بغیر نہ ہم بیعت کے اصل مقصد کو پورا کرنے کے قابل بن سکتے ہیں اور نہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض ہمارے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔

یہ انہی دو بنیادی اوصاف کی بدولت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کی گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے غیر معمولی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ ہمارا یہ ایک بنیادی فرض ہے کہ ہم بیعت کی غرض اور قیامِ جماعت کے اصل مقصد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف کرتے چلے جائیں تا ہمیں جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے یہاں تک کہ اسلام پوری دُنیا میں غالب آجائے۔ اسلام کا دنیا میں غالب آنا ہمارے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف ہونے اور ہماری نسلوں کے ان اوصاف سے متصف ہوتے چلے جانے پر موقوف ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ....

(سورۂ اعلیٰ آیت ۱۵ تا ۱۸)

وہ انساں خوش نصیب و کامراں ہے
جو پاکیزہ خیال و پاک جاں ہے
خدا کا نام ہے جس کی زباں پر
جو اُس کے سامنے سجدہ کناں ہے
مگر تم کو پسند آتی ہے دُنیا
یہ دُنیا جو متاعِ رائگاں ہے
جہانِ آخرت خوشتر ہے اس سے
حیات اُس کی حیاتِ جاوداں ہے

(صاحبزادہ مرزا رفیع احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعتِ اسلامیہ میں

نکاح و طلاق کے شرائط و ضوابط

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری

نکاح اسلام میں ایک پاکیزہ معاہدہ ہے عصمت و عفت کے تحفظ کے لئے ایک محفوظ قلعہ اور حصن حصین ہے جس سے اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کی تکمیل وابستہ ہے۔ متاہل ہونے کے بعد جس طرح فرد واحد متعدد افراد کی صورت میں خاندان اور قبائل کی تخلیق کا باعث بن کر حیات قومی کے سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ اس طرح شخصیت واحدہ کے اعمال صالحہ جو حیات شخصی کے محدود دائرہ میں محدود ہو کر اکائیوں کی صورت میں رہتے ہوئے اس کی وفات پر ختم ہو جانے والے ہوتے ہیں لیکن جب وہ صاحب اولاد ہو جاتا ہے تو اولاد صالح کے اعمال و نوامیس حیات الباقیات الصالحات کی ایک لمبی زنجیر بن کر خلود کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ان اعمال کے ثمرات حسنہ صورت اصلی کے اعمال نامے میں بھی جگہ پاتے ہیں اس لحاظ سے صنف نازک کو مرد پر کے لئے حرث کہا گیا ہے جیسے فرمایا نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (تمہاری بیویاں تمہارے لئے ایک قسم کی کھیتی ہیں) یہ حرث صرف جسمانی نسل کی کھیتی ہی نہیں بلکہ روحانی سلسلہ اعمال و اخلاق کی تخلیق و تکمیل کا باعث بھی بنتی ہے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنہ ماؤں کے متعلق بشارت دی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے جنت پیدا کرنے والی ہیں فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

(جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے)

شرائط نکاح

اس لئے اسلامی شریعت میں نکاح کے لئے کئی ایک شرائط و ضوابط مقرر فرمائے گئے ہیں تا نسل انسانی کے شجرۂ طیبہ کو شیطانی آلائشوں، اخلاق و فحشا کے جراثیم سے پاک و صاف رکھا جا سکے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شرائط ملاحظہ ہوں:

۱۔ نکاح کے لئے جو مشرک سے پاک ہوں فرمایا: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

(البقرہ آیت ۲۲۴)

تم مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو اور ایک مومن لونڈی ایک مشرک عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے اور مشرکوں سے جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں مسلمان عورتیں مت بیاہو اور ایک مومن غلام ایک مشرک آزاد سے بھی خواہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے۔ یہ لوگ تو آگ کی طرف جاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم کے ذریعہ سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنی مغفرت کی علامات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۲۔ مرد و زن ایسے مخرب اخلاق اور حیا کش فحشاء سے پاک ہوں۔ فرمایا: اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (النور ۴)

اور ایک زانی زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتا اور زانیہ زانی یا مشرک کے سوا کسی سے نکاح کرتی ہے اور مومنوں پر یہ بات حرام کی گئی ہے۔

۳۔ نکاح محرمات سے نہ ہو فرمایا: تم ان عورتوں میں سے جنہیں تمہارے باپ دادے نکاح میں لا چکے ہیں کسی سے نکاح نہ کرو۔ مگر جو پہلے گذر گیا۔ سو گذر گیا۔ یہ فعل یقیناً گندہ اور غضب دلانے والا تھا اور یہ بہت بری رسم تھی۔ تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری سوتیلی لڑکیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم خلوت کر چکے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں پلتی ہوں تم پر حرام کی گئی ہیں لیکن اگر تم نے ان (ماؤں) سے خلوت نہ کی ہو تو ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح تمہارے اُن بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہوں تم پر حرام ہیں اور یہ بھی کہ تم دو بہنوں کو اپنے نکاح میں جمع کرو۔ (النساء آیات ۲۳، ۲۴)

۴۔ نکاح ابدی ہو محض شہوت رانی کی غرض سے وقتی و متعہ نہ ہو فرمایا: مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ تم شادی کرنے والے ہو زنا کرنے والے نہ ہو۔

۵۔ نکاح زوجین کی رضا و رغبت سے ہو جیسا کہ فرمایا: فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

(النساء ۴)

تم ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ ۲۳۳) تم مطلقہ عورتوں کو عدت پوری کر لینے کے بعد اپنے خاوندوں سے نکاح کر لینے سے منع نہ کرو اگر وہ نیک طریق پر باہم رضامند ہو جائیں۔

۶۔ مرد نفقہ و خرچ کی طاقت رکھتا ہو فرمایا: وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (النور ۴) اور چاہیئے کہ وہ لوگ جن کو نکاح کی توفیق نہیں پاتے پاکیزگی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ اُن کو اپنے فضل سے غنی بنا دے۔

۷۔ بوقت نکاح کم از کم دو عاقل شاہد موجود ہوں جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّشَاهِدَيْنِ (مسند احمد) نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔

۸۔ نکاح ایسی شہرت کے ساتھ ہو کہ کسی کو بدکاری کا وہم و گمان بھی نہ ہو جیسا کہ فرمایا: مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ (المائدہ) اسی بناء پر حدیث میں بھی ارشاد ہوا اَعْلِنُوا النِّكَاحَ بِالدُّفِّ دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کرو۔

۹۔ نکاح میں مہر مقرر کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا: اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ (النساء ۲۵) تم عورتوں کو اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو۔ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ ۔ ۔ ۔ (النساء ۲۶) تم انہیں ان کے مہر مستور کے مطابق ادا کرو۔

۱۰۔ نکاح ولی کے بغیر نہ ہو فرمایا: فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ (النساء) تم ان سے ان کے مالکوں کے اذن سے نکاح کرو۔ اسی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا نیز فرمایا: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ

(بخاری)

جو عورت اپنے ولی کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔

"عورت معتدہ نہ ہو یعنی وہ مطلقہ یا بیوہ ہو تو پہلے خاوند کی وفات کی وجہ سے عدت گذار رہی ہو فرمایا: وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ (البقرہ ۲۳۶) تم ان سے اس وقت تک نکاح باندھنے کا پختہ ارادہ نہ کرو جب تک عدت کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے۔

۱۲۔ اگر عورت تازہ ایمان لائی ہو یا اپنے وطن کو چھوڑ کر آئی ہو تو مرد کے امتحان اور اخلاص کا امتحان یہ فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ (الممتحنہ) اے مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو اچھی طرح آزما لیا کرو۔

۱۳۔ غیر مسلم اہل کتاب سے بھی نکاح جائز ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ پاکدامن اور شریف (الطیبات) ہوں۔ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ (المائدہ ۶) تمہارے لئے پاکدامن اہل کتاب عورتیں نکاح میں لانا جائز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴۔ نکاح کے معاملہ میں جہاں تک ہو سکے کفو اور جوڑ کا بھی خیال رکھا جائے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے تَخَیَّرُوْا لِنُطَفِکُمْ فَانْکِحُوا الْاَکْفَاءَ وَ وَانْکِحُوْا اِلَیْھِمْ (سنن بیہقی) تم اپنی نسل کی خاطر پسندیدہ عورت منتخب کرو اور ہم کفو سے نکاح کرو۔ لَا تُنْکِحُوا النِّسَاءَ اِلَّا الْاَکْفَاءَ (الدارقطنی) یعنی ہم کفو سے اپنی عورتوں کا نکاح کرو۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے۔ لَا مَنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَکْفَاءِ۔ (کتاب الآثار امام محمد) حسب و نسب کا خیال رکھنے والی عورتوں کو میں ہدایت دوں گا کہ وہ اپنے ہم کفو سے نکاح کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"قرآن شریف سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ بیاہ اور نکاح میں قومیں اپنے قبائل اور ہم مرتبہ اشخاص اور کفو کا خیال کر لیا کریں تو بہتر ہے تا اولاد کے لئے کسی داغ اور تحقیر اور ہنسی کی جگہ نہ ہو۔ لیکن اس خیال کو حد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہیئے۔ قوموں کی تفریق پر خدائی کلام نے زور نہیں دیا۔ صرف ایک آیت سے کفو اور حسب نسب کے لحاظ کا استنباط ہوتا ہے"

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۶۶)

۱۵۔ نکاح کے پاک معاملہ میں قومی اور ملکی مصالح کو بھی زیر نظر رکھنا چاہیئے مثلاً ایک ایسی عورت ہے۔ جو ذاتی طور پر تو شریف اور پاک دامن ہے مگر اس کے نکاح میں لانے سے عام مسلمین کے جذبات بھڑکتے ہیں اور معاشرہ کلیہ میں اس سے کوئی فساد پیدا ہوتا ہے تو اس سے بچنا چاہیئے روایات میں ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک یہودیہ عورت سے شادی کر لی تو حضرت عمرؓ نے انہیں اس سے منع کیا اور طلاق کا حکم دیا۔ چنانچہ شقیق روایت کرتے ہیں کہ

تَزَوَّجَ حُذَیْفَۃُ یَھُوْدِیَّۃً فَکَتَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ خَلِّ سَبِیْلَھَا فَکَتَبَ اِلَیْہِ اِنْ کَانَتْ حَرَامًا خَلَّیْتُ سَبِیْلَھَا فَکَتَبَ اِلَیْہِ اِنِّیْ اَزْعَمُ اَنَّھَا حَرَامٌ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تُعَاطِیَ الْمُوْمِنَاتِ مِنْھُنَّ (ازالۃ الخفاء)

حضرت حذیفہؓ نے ایک یہودی عورت سے شادی کی تو حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ اس کو طلاق دے دو انہوں نے جواب دیا اگر یہ نکاح جائز نہیں تو میں اس کو طلاق دیدیتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں ایسا خیال نہیں کرتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ مومن عورتیں اس سے نفرت کا اظہار نہ کریں چونکہ نکاح عفت و عصمت کی حفاظت اور جذبات و اخلاق کی تکمیل کے لئے ہوتا ہے اسلئے جب کوئی عورت ان دینی مقاصد میں حارج ہونے لگے یا اخلاقی معیار پر پوری نہ اتر سکے تو ایمانی غیرت کے تقاضے کو پورا رکھنے کی خاطر مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ مگر چونکہ عورت ہمارے عائلی نظام کا ایک بڑا کارآمد حصہ ہے اسلئے یہ نہیں ہو سکتا کہ مرد جس طرح چاہے اسے اپنی مرضی سے نکال دے۔ بلکہ اس کے لئے بھی اسلام نے قواعد و ضوابط منضبط فرمائے ہیں۔

واضح ہو کہ اسلام کا عالمگیر امن کا نظام ہے جو حتی الوسع تمام قوموں کو اپنی رحمت و رأفت کے سایہ تلے پناہ دیتا ہے مگر جب بعض شہر عناد و شام امن میں مخل ہونے لگیں اور مساعی امن کو فساد کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش میں ہوں تو ان کی حفاظت کی ذمہ داری سے اسلام دستکش ہو کر ان سے برأت کا اعلان کرتا ہے چنانچہ سورۂ طلاق اور سورۂ توبہ دونوں میں جو اسلام کے نظام امن کو برقرار رکھنے کی خاطر چند ایک اصول پیش کئے گئے ہیں۔ سورۂ طلاق میں نظام عائلی کی اصلاح کے قوانین پیش کئے گئے ہیں اور سورۂ توبہ میں نظام ملکی اور اتحاد ملل و اقوام کے اصول کا بیان ہے

شرائط و ضوابط طلاق

طلاق کے متعلق شریعت اسلامیہ میں مندرجہ ذیل ضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ طلاق ایسے وقت میں دی جاوے کہ عورت عدت گذار سکے یعنی طہر میں دی جاوے۔ فرمایا:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ۔ (طلاق آیت ۲)

اے نبی (اور اسکے ماننے والو) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو ان کو مقررہ وقت کے مطابق طلاق دو اور طلاق کے بعد وقت کا اندازہ رکھو و اَحْصُوا الْعِدَّۃَ کے فقرہ میں احصاء کا حکم مردوں کو دیا عورتوں کو حکم نہیں دیا۔ عورتوں کو حکم ہوتا تو اَحْصِیْنَ الْعِدَّۃَ ہوتا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ عدت کے ایام گذارنے تک جو فرائض مردوں کے عائد ہوتے ہیں ان کا خاص خیال رکھا جاوے

۲۔ طلاق غصہ میں نہ دی جائے یعنی کسی نفسانی جذبہ کے ماتحت نہ ہو بلکہ تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھکر دی جائے چنانچہ فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ (طلاق ۲) تم اللہ کا جو تمہارا رب ہے تقویٰ اختیار کرو

۳۔ طلاق کے بعد عورت کو گھر سے نہ نکالا جائے اور نہ ہی عورتیں خود نکل جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے بعد میں اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہو سکے چنانچہ فرمایا۔

لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْ بُیُوْتِھِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ (طلاق) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ خود نکلیں سوائے اسکے کہ وہ ایک کھلے گناہ کی مرتکب ہوں۔

۴۔ طلاق سے رجوع کر کے عورت کو اگر رکھنا ہو تو دستور کے مطابق اسے رکھو ایسا نہ ہو کہ اسے نقصان پہنچانے کی خاطر روک رکھو تا کہ عدت گذارنے پر کسی دوسری جگہ عورت نکاح نہ کرے فرمایا۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (طلاق ۳) جب عورتیں عدت کی آخری مدت کو پہنچ جائیں تو اگر تم انہیں رکھنا چاہو تو انہیں مناسب طریق پر روک لو۔

۵۔ عدت گذارنے کے بعد جب تم انہیں فارغ کرو تو اسلامی دستور کے مطابق انہیں فارغ کرو حق مہر اگر نہ دیا ہو۔ تو وہ دے دو۔ اگر مہر مقرر کیا ہو تو اخلاقی معیار کے مطابق اسے کپڑے وغیرہ دے کر عزت کے طریق سے فارغ کرو۔ جیسا کہ فرمایا اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (طلاق ۳) یا تم انہیں مناسب طریق پر فارغ کر دو۔

۶۔ طلاق پر دو عادل گواہ ٹھہراؤ اسی طرح رجوع پر بھی جیسا کہ فرمایا اَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ (طلاق ۳) تم اپنے میں سے دو منصف گواہ مقرر کر لو۔

۷۔ اگر طلاق کے بارہ میں کہیں جھگڑا پڑ جائے تو سچی شہادت حقانی طریقہ جان کر صحیح طور پر ادا کرو۔ جنبہ داری یا رجوع سے کام نہ لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ (طلاق ۳)

تم خدا کے لئے سچی گواہی دو۔

۸۔ عدت گذارنے کے لئے مطلقہ کو جو سکنیٰ رہائش گاہ دو وہ یا تو وہی ہو جس میں وہ پہلے رہتی تھی یا ایسی ہو جو تمہاری شان کے شایان ہو جس میں تم اسے قبل از طلاق زوجیت کی صورت میں رکھنا گوارا کر سکتے تھے ایسا نہ ہو کہ طلاق کے بعد اسے کوٹھی سے نکال کر نوکروں کے کمروں میں جگہ دی جائے اور اس طرح سے ذلیل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ (طلاق ۷)

تم مطلقہ عورتوں کو وہیں رکھو۔ جہاں تم اپنی طاقت کے مطابق رہتے ہو۔

۹۔ ایام عدت کے دوران مطلقہ عورت کو کسی قسم کی ذہنی تکلیف نہ ہو اور اگر ایسی بات طعن و تشنیع والی نہ کرو۔ جس سے تمہارا مقصد اسے تنگ کر کے اپنی بات منوانا ہو۔ فرمایا:۔

وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْھِنَّ (طلاق ۷)۔ تم ان کو کسی قسم کا ضرر نہ دو۔ اس لئے کہ ان کو تنگ کرو۔

۱۰۔ اگر مطلقہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک کا خرچ نان نفقہ تمہارے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَھُنَّ (طلاق ۷)

اگر وہ حمل والی ہوں۔ تو اس وقت تک ان پر خرچ کرو۔ جہاں تک وضع حمل ہو جائے

۱۱۔ وضع حمل کے بعد اگر عورت بچہ کو مدت رضاعت تک دودھ پلانے کے لئے رضامند ہو جائے۔ تو اس کا اور اس کے بچے کا نفقہ تمہارے ذمہ فرض ہے اور اس حق الخدمت کی مقدار زمانہ کے دستور کے مطابق آپس میں مشورہ کے ذریعہ طے کر لی جائے۔ فرمایا فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ (طلاق ۷)۔ اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو ان کو معقول اجرت دو اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت ربوہ میں

مباحثہ ــــ مذاکرہ ــــ اور مشاعرہ

۲۴، ۲۵ فروری ۷۳ء کو جامعہ نصرت ربوہ میں سالانہ مباحثہ مذاکرہ مشاعرہ اور مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوئے۔ جن میں جامعہ نصرت ربوہ کے علاوہ کئی اور کالج بھی شریک ہوئے۔

انگریزی مباحثہ میں اول رو بینہ قریشی گورنمنٹ کالج راولپنڈی قرار پائیں اور محترمہ النساء گورنمنٹ ویمنز کالج دوم اور شمسہ وائمہ اپوا کالج لاہور سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو ملی۔

اردو مباحثہ کا عنوان "جذبہ عقل سے قوی ہے" تھا۔ اس میں خالدہ ادیب خانم گورنمنٹ کالج راولپنڈی اول، رخسانہ نثار گورنمنٹ کالج لائل پور دوم اور فرحت افزاء گورنمنٹ کالج ملتان سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو ملی۔

مشاعرہ میں عزیزہ نورین طلعت گورنمنٹ کالج راولپنڈی شاہین یہ۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا اور العبت گورنمنٹ کالج سیالکوٹ علی الترتیب اول دوم اور سوم قرار پائیں۔ نظم گوئی میں گورنمنٹ کالج راولپنڈی اول قرار دی گئیں۔ اسی الحق گورنمنٹ کالج لائل پور دوم اور راشدہ گورنمنٹ کالج سرگودھا سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو ملی۔

مذاکرہ میں فاخرہ شاہین گورنمنٹ کالج سیالکوٹ اول شاہینہ تبق اسلامیہ کالج لائل پور دوم بنیں گورنمنٹ کالج راولپنڈی سوم اور اسماء الحق اسلامیہ کالج لائل پور انعام حوصلہ افزائی کی حقدار قرار پائیں۔ ٹرافی اسلامیہ کالج لائل پور کو ملی۔

مقابلہ حسن قرأت میں امۃ اللہ نگہت اسلامیہ کالج لائل پور اول رہیں۔ اور رضیہ گیلانی اسلامیہ کالج لائل پور اور شمیم عزیز گورنمنٹ کالج ملتان کو علی الترتیب دوم اور سوم قرار دیا گیا۔

مقابلوں کے اختتام پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ڈائریکٹر ایجوکیشن جامعہ نصرت نے انعام تقسیم فرمائے۔

(ہدیہ نسیم)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ مارچ (الف) ختم ہو گیا ہے۔ قائدین فوری طور پر اس ماہ کی رپورٹ۔ نیز ایسی مجالس جنہوں نے ماہ نومبر تا ماہ مارچ (نومبر۔ دسمبر) کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ یہ رپورٹیں جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

"سال رواں کا پانچواں ماہ گذر رہا ہے۔ ہر قائد مجلس کو جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ان کی وصولی تحریک جدید کے مطابق مرکز میں پہنچ رہی ہے۔ اگر کچھ کمی ہے تو اب وقت ہے کہ اس کمی کو پورا کریں"

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ایک سرکلر لیٹر بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم کے قیام اور شعبہ جات میں اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کیلئے ارسال کیا جا چکا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے۔ کہ اپنی کارروائی سے مجلس مرکزیہ کو جلد مطلع فرما دیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تربیتی جلسے

ضلع گوجرانوالہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں ان کے سامنے دی گئی تاریخوں میں تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں ضلع کے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ مدرسہ چٹھہ میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب خان مربی مقامی نے بھی شباب کیا۔ ان جلسوں میں مقامی جماعتوں کے احمدی مرد و زن کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور تقاریر سے استفادہ کیا۔

صدر خانکی ۱۳ جنوری۔ ڈاہر الوالی ۲۴ جنوری۔ مدرسہ چٹھہ ۱۲ فروری۔ سلہوکے ۱۴ فروری۔ حلقہ سوال والیوں گوجرانوالہ شہر ۱۶ فروری، ۶ مارچ۔ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ شہر ۵ مارچ۔ مانگٹ اونچے ۲۰ فروری۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہتر نتائج مرتب کرے۔ آمین۔ (سید احمد علی مربی ضلع گوجرانوالہ)

ڈرائیور کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ڈسپاچ ڈرائیور کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے درخواستیں فوری طور پر بھجوائیں۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا محمد انیس صاحب ۱۸/۳ محمد نگر لاہور نے درخواست دی کہ میری ہمشیرہ محترمہ استانی نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا عبد العزیز صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۹/۱ واقعہ نمبر دار النصر الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور بالا مرحومہ کی وصیت کے مطابق ان کی بھانجی امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار محمد ادریس صاحب ساکن ۳۶۴ گلبرگ نمبر ۲ لاہور کے نام منتقل کر دیا جائے۔ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء۔

پتہ مطلوب ہے

خاکسار کے پاس نقدی کی صورت میں مکرم مستری فتح محمد صاحب چابی میکر کی امانت ہے جو ان تک پہنچانی مقصود ہے مستری صاحب چند دن ہوئے ضلع تھر پارکر سندھ میں تھے۔ اگر وہ اس اشتہار کو پڑھیں یا ان کا کوئی دوست یا عزیز پڑھے تو خاکسار کو پتہ کے ذریعہ دین مشکور ہوں گا۔ : رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید بنام داتہ ڈاکخانہ خاص بستہ ایب آباد ضلع ہزارہ

ہمارے دفتر میں

ایک سٹینو ٹائپسٹ اور ڈرائیور کی ضرورت ہے

خواہشمند اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر حلقہ کی معرفت مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال کر دیں۔

محمود موٹرز

کلکتہ ہاؤس۔ کچہری روڈ۔ سرگودھا

ہوالشافی

مالوں کے اچھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اچھارہ

کاشتکار ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اچھارہ غائب۔ فی پیکٹ ۱/ درجن ۸/

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

ولادت

۱۱ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے مجھے چھٹا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام لئیق احمد تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عبد الغنی سیکرٹری خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

اعلان نکاح

۲۵ مارچ کو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانو کے بھانجے سلمہ سیالکوٹ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد یوسف کا نکاح عزیزہ شاذیہ بیگم بنت چوہدری محمد بخش صاحب باجوہ سکنہ چھاؤنی

ہوالشافی

امرت بوٹی

امرت بوٹی ہر قسم کی جسمانی۔ اعصابی کمزوری کو دور کر دیتی ہے کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے اعضائے رئیسہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اسسٹنٹ مرزا عبد الرؤف صاحب دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور۔ افضل برادرز گوبازار۔ ربوہ۔ ہومیو سٹور شاہ نور غازی اسٹاکسٹ سندھ

سہرہ بالا ضلع سیالکوٹ سے ملحق اڑھا کی مزار پر مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

عبد الغنی سیکرٹری مال محمود ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور ارشادات

احباب ربوہ کے وقارِ عمل پر اظہارِ خوشنودی

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۳۱ امان - آج صبح سوا آٹھ بجے ایوان محمود میں جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور ہال میں تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ اس اجلاس میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کو صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہوا۔

رپورٹ فضل عمر فاؤنڈیشن

دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد شمیم صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے فاؤنڈیشن کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ فاؤنڈیشن نے ۱/- ۲۵۳۸۳ روپے کی لاگت سے لائبریری کی جو عمارت تعمیر کر کے صدر انجمن کے سپرد کی تھی اس کے لئے امسال فاؤنڈیشن نے ۶۱۶۵۱/- روپے کی مالیت کا مزید فرنیچر مہیا کیا ہے۔ ہر سال اس ادارہ کے تحت علمی تصانیف کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۱ء کے انعامی مقابلہ جات کے مستحق انعام مصنفین کو اپنے دست مبارک سے ایک ایک ہزار روپیہ کے انعامات عطا فرمائیں۔ چنانچہ مکرم قریشی اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور کو حضور نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری چونکہ موجود نہ تھے اس لئے ان کی نیابت میں حضور نے مکرم رانا محمد خاں صاحب کو انکا انعام عطا فرمایا۔

مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کو دو انعام دیئے گئے کیونکہ وہ دو سال انعام کے مستحق قرار پائے تھے۔ ان سب احباب کو یہ اعزاز مبارک ہو۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ

اس کے بعد حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے اپنی اپنی نظارتوں سے متعلق تعمیل فیصلہ جات کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ناظر اصلاح و ارشاد نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے لئے مجوزہ سٹیڈیم کی تعمیر کے بارہ میں چار افراد کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس سلسلہ میں اقدام کرے گی۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ سٹیڈیم جو ہمارے زیر غور ہے اس میں تین لاکھ نشستوں کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کے لئے جسقدر زمین مطلوب ہے ربوہ میں اتنا وسیع قطعہ اس وقت خالی موجود نہیں ہے۔ اس کے لئے زمین خریدی جائے گی۔ حضور نے فرمایا سٹیڈیم کے لئے ہم نے معلومات منگوائی ہیں۔ چین میں جو نیشنل سٹیڈیم ہے اسکی ۶۵ سیڑھیاں ہیں وہ بیٹھنے کے لئے کرسیاں نہیں بچھاتے۔ ہمارے سٹیڈیم میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ کرسیاں نہیں ہونگی۔ جماعت احمدیہ کی سادہ زندگی کا مطالبہ بھی یہی ہے کہ کرسیاں نہ ہوں۔ کام کا ایک حصہ وقار عمل کے طریق پر کیا جائے گا۔ جماعت کی اصل دولت محنت ہے۔ محنت ہی شکل بدل کر دولت بنتی ہے۔ ماریشس اور مغربی اور مشرقی افریقہ میں بعض کام جماعت نے وقار عمل کے طریق پر کئے ہیں۔ کئی عمارات بنائی ہیں۔ بعض دفعہ کنکریٹ کی چھت ڈالنے کیلئے سب نے مل کر ۲۴ گھنٹے تک لگاتار کام کیا ہے۔ ہمیں بھی سٹیڈیم کیلئے جماعت کی محنت کا بڑا حصہ لینا پڑیگا۔

احباب ربوہ کے وقار عمل پر اظہار خوشنودی

حضور نے فرمایا۔ حال ہی میں اہالیان ربوہ نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ میرے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ بھی ان کیلئے دعا کریں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے پریس کی عمارت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس میں ایک تہہ خانہ بنانا تھا۔ انجنیئر نے تخمینہ دیا کہ ۴۰ ہزار مکعب فٹ زمین کھودنے پر دس ہزار روپیہ لگے گا۔ میں نے مقامی احباب کو خطبہ میں تحریک کی کہ وقار عمل کے ذریعہ یہ کام کیا جائے۔ چنانچہ اہل ربوہ نے بڑے جوش اور ولولہ سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا راتوں کو روشنی کا انتظام کر کے بھی انہوں نے کام کیا۔ پرسوں کی رپورٹ ہے کہ نصف کام ہو چکا ہے۔ ۱۰ اپریل تک کام مکمل کرنے کا وقت میں نے مقرر کیا تھا۔ مشاورت کی وجہ سے تین روز کام نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے گا۔

اہل ربوہ نے اس طریق سے سلسلہ کا دس ہزار روپیہ بچا لیا ہے۔ ہم سب کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ جماعت کا ایک دھیلہ کا نقصان بھی نہیں ہونے دیں گے اور جماعت کو ایک دھیلے کے فائدہ سے بھی محروم نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نافع الناس وجود کی عمر میں برکت ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح محنت سے کام کرنا اور آخری عمر میں بھی کام کو نہ چھوڑنا اور مناسب عمالی ورزش کرنا اور کم کھانا صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس سے عمریں بھی بڑھتی ہیں۔ میں نے ایک مضمون میں پڑھا تھا کہ چین میں بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو ایک سو دس اور ایک سو بیس سال کی عمر میں بھی عملی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو سو سال کی عمر میں بھی ACTIVE ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ بڑی عمر میں بھی کام کرتے ہیں۔ اور کام ترک نہیں کرتے۔

سرمایہ دار قومیں بوڑھی ہو جاتی ہیں لیکن ایک مسلمان بوڑھا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو کام کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ ہمارا کام ہے اور یہ ایک ایسا بوجھ ہے جو صحابہؓ کے سوا اور کسی قوم پر نہیں ڈالا گیا۔ اس لئے محنت والی لمبی زندگیوں کو بحال رکھنا ہمارا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین سو سال تک اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔ اس لئے تین سو سال تک ہماری جماعت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ جب تک اسلام کو پورے طور پر غلبہ حاصل نہیں ہو جاتا نئی نسل کی تربیت کے لئے تجربہ کار عمر کے آدمیوں کی ضرورت رہے گی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہے احباب جماعت کی صحتوں کو درست رکھنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے ماتحت کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے۔ (باقی)

خالی اسامیاں

چند ایک عارضی اسامیاں۔ ECONOMIC ECONOMIC - کی INVESTIGATORS AFFAIRS DIVISION میں خالی ہیں۔ تعلیمی معیار و تجربہ حسب ذیل ہونا ضروری ہے۔

عمر ۲۱ تا ۳۰ سال۔ سیکنڈ کلاس ایم اے اکنامکس۔ سٹیٹکس اور کامرس۔ تنخواہ کا سکیل۔ 650-25-8/525-25-8/400-20-300 روپے۔ درخواستیں ۸ اپریل ۱۹۶۳ء تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیجی جائیں۔

ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن ECONOMIC AFFAIRS DIVISION بلاک "C" پاکستان سیکرٹریٹ اسلام آباد۔ (پ۔ ٹ ۲۰۴۰۷۳)

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کا تربیتی اجتماع انصار اللہ مورخہ ۸ اپریل کو چک ۶۹ گھسیٹ پورہ میں منعقد ہو رہا ہے تمام اراکین مجالس انصار اللہ سے اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔ (قائد عمومی)

درخواست دعا

برادرم محمد اصغر خان صاحب نے لندن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی پوتی بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد)